- اسباب موانع ردالمبیعہ
- مبیعہ میں مطلوبہ اوصاف نہ ہونے کی صورت میں نقصان کا مطالبہ
- صاحب نصاب، لیکن صاحب عیال شخص کو زکوۃ دینا

بسم الله الرحمن الرحیم

- موانع ردالمبیع کیا ہیں؟
- اور اگر مبیع میں مطلوبہ اوصاف ناپید ہوں، واپسی کی صورت میں مشتری پر زیادہ خرچہ آتا ہو، کیاازروئے مشتری صرف رجوع بالنقصان کر سکتاہے؟
- ایک شخص صاحب نصاب ہے، صاحب عیال بھی ہو، والدین بھی ساتھ ہے، لیکن اتنی رقم ہے، کہ صرف نصاب تک پہنچتی ہے، مگراس کے تمام عیال اور والدین پر تقسیم کرکے رقم کافی نہیں ہوتی، ازروئے شرع اس کی زکوۃ کیا حکم ہے؟

الجواب حامداومصلیا

واضح رہے:

خریدی ہوئی چیز (مبیعہ) کی دوصورتیں ہیں:

بیع لازم: جس میں باقاعدہ ایجاب وقبول ہو۔

بیع غیر لازم: وہ بیع جس میں خیار عیب اوریاخیار شرط وغیرہ ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں نقصان حق عیب ساقط ہوتاہے۔

- بائع خصومت سے پہلے اس عیب کاازالہ کرے، تو مبیع واپس کرنے کا حق ختم ہوگا۔
- مشتری بیع، ہبہ اور صلح کے ذریعے اس کی ملکیت کسی اور کو منتقل کرے۔
- بائع کی طرف سے عیب کی براءت کااظہار ہواور مشتری اس پر راضی ہو۔
- مبیع میں عیب پانے کے باوجود مشتری اس پر راضی ہو۔اور یہ رضامندی خواہ دلالۃ ہو، یا صراحۃ ہو۔

"الرضا بالعيب بعد العلم به: إما صراحة كقوله: رضيت بالعيب، أو أجزت العقد أودلالةكالتصرف في المعقود عليه تصرفاً يدل على الرضابالعيب، كبيعه ---أو وصول عوض العيب إليه..ونحو ذلك؛ لأن الرضابالعيب بعد العلم به دليل على أن سلامة المعقود عليه ليست مقصودة له، فلا يكون هناك معنى لإثبات الخيار له."

(تفصیل کے لیے فقہ البیوع: 2\857)

وہ اسباب جن کے ذریعے خریدی ہوچیز واپس نہیں ہوسکتی ہے:

"<u>المانع الطبيعي:</u>

وهو هلاك المبيع بآفة سماوية، أو بفعلالمبيع، أو باستعمال المشتري كأكل الطعام، فيمتنع الردفي هذه الحالات لهلاك المبيع، ويثبت للمشتري حق الرجوع على البائع بنقصان العيب

<u>المانع الشرعي:</u>

وهو أن يحدث في المبيع قبل القبض زيادة متصلة غير متولدة من الأصل كصبغ الثوب والبناء على الأرض، أو يحدث بعد القبض زيادة متصلة غير متولدة أو زيادة منفصلة متولدة كالولد والثمرة.وأما بقية أنواع الزيادات فلا تمنع الرد.وتفصيله ما يأتي :"الزيادة في المبيع: إما أن تحدث قبل القبض أو بعده، وكل منهاإما متصلة أو منفصلة.....

المانع بسبب حق البائع:

وهو حدوث عيب جديد عند المشتري بعد قبضه، إذا كان المبيع معيباً بعيب قديم عند البائع، كأن انكسرت يد الدابة المبيعة عند المشتري، وظهر فيها مرض قديم كان عند البائع.

المانع بسبب حق الغير:

كما لو أخرج المشتري المبيع عن ملكه بعقد من عقود التمليك كبيع أو هبة أوصلح، ثم اطلع على أنه كان معيباً بعيب قديم، فلا يمكن المشتري الأول أن يفسخ البيع بينه وبين بائعه، لأنه قد تعلق بالمبيع حق مالك جديد، أنشأه المشتري نفسه.

إتلاف المشتري المبيع :

كما لو كان المبيع دابة فقتلها، أو ثوباً فمزقه ونحوه، ثم علم بوجود العيب القديم فيه، فيستقر عليه الثمن المسمى نهائياً دون رجوع بنقصان. والفرق بين هذا العيب وبين المانع بسبب حق الغير: أنه في الحالة الثانية يحتمل زوال المانع، فيعود حق الرد، وفي الحالة الأولى لا يحتمل زواله ."

(الفقہ الاسلامی وادلتہ)

(کذا فی الموسوعۃ الفقہیۃ)

عیب پانے پر یا مطلوبہ اوصاف موجود نہ ہونے پر صرف نقصان کی رقم وصول کرنا:

اگر عیب کی صورت میں چیز واپس کرنے سے مشکلات ہواور یا زیادہ خرچہ برداشت کرناپڑے،تو بائع اور مشتری باہمی رضامندی سے مبیعہ میں نقصان کی تلافی تاوان دینے کی صورت میں کرے،توجواز کے لیے آپس کی مصالحت شرط ہے۔

قال فی" فقہ البیوع":

"مقتضی خیارالعیب أن المشتری لہ ان یرد المبیع الی البائع،ویطالبہ برد الثمن ،الا أن یصطلح المتبایعان علی أن یمسک المشتری المبیع ،ویحط البائع من الثمن بقدرمانقص العیب من قیمۃ المبیع ،أوبمایتراضیان علیہ ،بشرط أن یکون تابعا لشروط الصلح الشرعیۃ۔"

(ج۲،ص۱۱۸۰)

اوصاف نہ ہونے کی صورت میں:

واضح رہے: اوصاف نہ ہونے کی صورت میں چیزاس وقت واپس کرسکتاہے،جب مطلوبہ اوصاف دوران بیع لازم قرار دیے گئے ہوں،تو یہاں بھی باہمی رضامندی اور مصالحت سے رجوع بالنقصان کر سکتاہے۔

"أن یکون الوصف المرغوب فیہ مشروطافی العقد.....ومقتضی خیارفوات الوصف أنہ یحق للمشتری عندفقدان الوصف المشروط أن یرد المبیع ویسترد الثمن ۔أمااذاتعذرالردلمانع من موانع الردفی خیارالعیب،فلہ مطالبۃ فرق القیمۃ بین الموصوف بذلک الوصف،وبین غیر الموصوف۔"

(فقہ البیوع:ج۲،ص۱۱۸۴)

ایک شخص صاحب نصاب ہو،صاحب عیال ہو، والدین بھی ساتھ ہو، لیکن اتنی رقم ہے ،کہ صرف نصاب تک پہنچتی ہو، مگراس کے تمام عیال اور والدین پر تقسیم کر کے ان کے لیے کافی نہیں ہے،ازروئے شرع اس کی زکوۃ کیاحکم ہے؟

مذکورہ بالا شخص کے لیے زکوٰۃ لینادرست نہیں۔

واضح رہے:

سونا،چاندی اور نقدرقم دوران سال اگرنصاب تک ہو،توزکوٰۃ نہیں لے سکتاہے،البتہ حاجت اصلیہ میں استعمال کرنا،یااپنے عیال کے لیے غلہ وغیرہ خریدنااوریاان کو مالک بناکرپھراپنے ساتھ رکھنے سے صاحب نصاب نہ ہونے کی بناپرزکوٰۃ لے سکتاہے۔

وأماالغنا الذی یحرم بہ أخذالصدقۃ وقبولھا:فھو الذی تجب بہ صدقۃ الفطر والأضحیۃ،وہوأن یملک من الأموال التی لاتجب فیھاالزکوٰۃ مایفضل عن حاجتہ وتبلغ قیمۃ الفاضل مأئتی درھم من الثیاب والفرس والدور والحوانیت والدواب والخدم زیادۃ علی مایحتاج الیہ کل ذلک للابتذال والاستعمال ،لاللتجارۃ والاسامۃ ،فاذافضل من ذلک مایبلغ قیمتہ مأتی درھم ،وجب علیہ صدقۃ الفطر والأضحیۃ ،وحرم علیہ أخذالصدقۃ۔

(الشامیۃ:ج۳،ص۳۴۷)

سونا،چاندی یااور نقدی رقم کی حیثیت عام اموال سے الگ ہے،لہٰذااگردوران سال رقم اپنی ضرورت اصلی پرخرچ نہ کی گئی،توسال گذرنے پرنصاب تک پہنچنے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

"أن الزكاة تجب في النقد كيفما أمسكه للنماء أو للنفقة، وكذا في البدائع في بحث النماء التقديري. اهـ.قلت: وأقره في النهر والشرنبلالية وشرح المقدسي، وسيصرح به الشارح أيضا، ونحوه قوله في السراج سواء أمسكه للتجارة أو غيرها، وكذا قوله في التتارخانية نوى التجارة أولا،لكن حيث كان ما قاله ابن ملك موافقا لظاهر عبارات المتون كما علمت، وقال ح إنه الحق فالأولى التوفيق بحمل ما في البدائع وغيرها، على ما إذا أمسكه لينفق منه كل ما يحتاجه فحال الحول، وقد بقي معه منه نصاب فإنه يزكي ذلك الباقي، وإن كان قصده الإنفاق منه أيضا في المستقبل لعدم استحقاق صرفه إلى حوائجه الأصلية وقت حولان الحول۔"

(الفتاوی الشامیۃ:کتاب الزکوٰۃ)

واللہ أعلم بالصواب۔

السیدکلیم اللہ الحرمزئی۔